22407-اس کے بھائی نے خودکشی کی اوروہ تقدیر کے متعلق خطرناک سوال کرتا ہے

سوال

میرا چھوٹا بھائی لٹک کر فوت ہوگیا ہے اس کی عمر صرف 25 سال تھی اس کا سبب چھوٹی سی مشکل تھی جوکہ والدہ اوراس کے درمیان جھگڑا ہے ہم سب انتہائی دہشت اور غم کا شکار ہیں –اس کے متعلق کچھ سوالات ہیں جو میں پوچھنا چاہتی ہوں-

اول : اللہ تعالی نے میرے بھائی کی موت کے لئے یہ قسم کیوں اختیار کی ؟

دوم : میرے والد کی عمر 75 برس اوروہ بہت دین پر چلنے والا اور والدہ بہت مہربان اوراچھی طبیعت اور کرم کی مالک ہیں تو اللہ تعالی نے ان دونوں کو ان کی زندگی میں ان جیسا دن کیوں دکھایا ہے ؟

سوم : ہم اپنے بھائی کا کس طرح تعاون کرسکتے ہیں جوکہ ہم میں نہیں ہے ؟ اور ہمارے یہ کیسے ممکن ہے کہ ہم اسے جنت میں دیکھ سکیں ؟ اور کیا ہمارے لئے یہ ممکن ہے کہ ہم اسے سلام پہنچا سکیں اور کیا ہمارا اسلام اسے پہنچے گا ؟

جب اس کی موت کے سبب کا چیک اپ ہوا تو پتہ چلا کہ اس کی موت گلا گھٹنے سے نہیں بلکہ ریڑھ کی ہڈی کا مہرہ ٹوٹنے سے ہوئی ہے ۔

واقعہ کچھ اس طرح ہے میرے کمرے میں بچے کے لئے کپڑے کا جھولا تھا بھائی نے چھوٹی سی کرسی پکڑی جوکہ اس کے قریب پڑی ہوئی تھی اوراس جھولے کو اپنی گردن میں باندھ لیا اور یہ کہنے لگا کہ میں اپنے آپ کو قتل کرلوں گا اور والدہ اسی کمرے میں نماز پڑھ رہی تھیں ہمارا خیال یہ ہے کہ اس نے خودکشی نہیں کی اور ہوسکتا ہے کہ وہ غصہ میں آکر اس نے یہ عمل کیا ہو۔

اس کے دوست بھی ہمیں بتاتے ہیں کہ وہ حقیقتا ایسے لوگوں میں سے نہیں تھا جوکہ خودکشی کا سوچتے ہیں –جب بھی انہوں نے اس کے سامنے خودکشی کا ذکر کیا وہ انہیں سمجھاتا تھا کہ یہ کام اچھا نہیں ۔

اس کی میت کی بھی حالت اچھی تھی اوراس کے چہرہ سے اس طرح کا کوئی عمل ظاہر نہیں ہورہا تھا اور ایسے معلوم ہورہا تھا کہ وہ سورہا ہے اوراسے بیدار کردیں تو کیا اسے کچھ دلیل لے سکتے ہیں ؟

آپ سے گزارش کرتی ہوں کہ آپ ہمیں جواب ضروری دیں ہم اس کی اچانک موت سے بہت زیادہ غمگین اور پریشان ہیں ۔

پسندیدہ جواب

ان سوالوں سے قبل تین چیزوں کا جاننا ضروری ہے-اوروہ یہ ہیں ۔

اول : بیشک ہر چیز اللہ تعالی کی تقدیر کے ساتھ ہے اور جو اس دنیا میں خیر اور شر جاری ہے وہ اللہ تعالی کی تقدیر اور تدبیر اوراس کی مشیت سے ہے کیونکہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی اور تدبیر کرنے والا اور رب نہیں ہے ۔

دوم : اللہ سبحانہ وتعالی کی تقادیر میں جو حکمت ہے اس پر ایمان لانا واجب ہے تو اس جہان میں جو کچھ ہورہا ہے اس میں اللہ تعالی کی حکمت بالغہ ہے اگرچہ ہم اس تک پہنچ سکیں یا نہ بلکہ بہت سی اللہ تعالی کی حکمتوں کو بندوں کی عقلیں نہیں پہنچ سکتیں تو اللہ تعالی کے سامنے سر تسلیم خم کرنا ضروری ہے اور یہ اس کی حکمت کاملہ پر ایمان کے ساتھ ہی ممکن ہے تو اس کی شرع اور تقدیر میں کسی قسم کا اعتراض جائز نہیں ۔

سوم : خودکشی ایک بہت بڑا جرم اور زندگی کا برے طریقے سے خاتمہ ہے تو شخص اپنے آپ کو مصیبت یا تنگی اور غربت اور غصہ یا کسی اور فعل کی بنا پر قتل کرتا ہے وہ اس سے اپنے آپ کو اللہ تعالی کی سزا کا مستحق ٹھہرا رہا ہے –ارشاد باری تعالی ہے :

<اور اپنے آپ کو قتل نہ کرو یقینا اللہ تعالی تم پر نہایت مہربان ہے اور جو شخص یہ (نافرمانیاں) سرکشی اور ظلم سے کرے تو عنقریب ہم اس کو آگ میں داخل کریں گے اور یہ اللہ تعالی پر آسان ہے >

اور صحیحین (بخاری و مسلم) میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث ثابت ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جس نے اپنے آپ کو کسی لوہے سے قتل کیا تو وہ لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں اس سے اپنے پیٹ میں مارے اور وہ جہنم میں ہمیشہ رہے گا اور جس نے اپنے آپ کو زہر سے قتل کیا تو وہ زہر اس کے ہاتھ میں ہوگا اور جہنم کی آگ میں اس کے گھونٹ بھرے گا----------) الحدیث

تو جو اس معاملہ میں ذکر کیا گیا ہے اس کے متعلق ضروری ہے کہ اسے اللہ سبحانہ وتعالی کے سپرد کیا جائے ظاہری طور پر تو یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس نے خودکشی کی ہے کیونکہ اس نے اپنے آپ کو لٹکایا ہے یعنی اپنی گردن میں رسی باندھی جس کی بنا پر اس کا سانس گھٹ گیا یا تو اس نے خودکشی کی ہے اور یا پھر خودکشی کا ارادہ تھا–واللہ اعلم

اور رہی یہ بات کہ والدین صالح اور نیک ہیں تو یہ اس چیز کے مانع نہیں کہ اللہ تعالی انہیں آزمائش نہ ڈالے اور ان پر مصائب نازل نہ کرے تاکہ ان کا صبر ظاہر ہو سکے اور اس میں ان کے گناہوں کی صفائی ہے اور ان کے گناہ دھونے کا باعث ہے ۔

اور مومن کے تو سب معاملات میں خیر ہوتی ہے اگر اسے نعمت ملے تو وہ اس کا شکر ادا کرتا ہے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے اور اگر اسے تنگی اور تکلیف آتی ہے تو اس پر صبر کرتا ہے تو اس کے لئے بہتر ہے تو تکلیفوں اور مصائب سے آزمائش اس بات پر دلالت نہیں کرتی کہ بندہ اللہ تعالی کی اطاعت کرنے کے باوجود بے وقعت ہے تو اللہ تعالی پر ایمان اور اس کی اطاعت اور اس کا تقوی اختیار کرنا یہ عزت کا باعث ہیں اور اللہ تعالی کے ساتھ کفر اور اس کی نافرمانی اور فسق پہ ذلت کا سبب ہیں ۔

تو جو شخص کسی مصیبت میں بتلا کیا گیا تو اس نے صبر کیا تو یہ اس کے درجات میں بلندی کا باعث ہوگا اور مصائب کی بہت سی اقسام ہیں کبھی تو مرض کے ساتھ ہوتی ہے اور کبھی مال چھن جانے کے سبب اور کبھی محبوب کے گم ہونے پر مثلا، بھائی، یا والد، یا بیوی، یا خاوند تو اللہ تعالی اپنے بندے کو نعمتوں اور مصیبتوں سے آزماتا ہے اور یہ ہی خیر اور شر ہیں ۔

جیسا کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

<اور ہم بطریق امتحان تم میں سے ہر ایک کو برائی بھلائی میں بتلا کرتے ہیں اور تم سب ہماری طرف لوٹائے جاؤ گے >

اور اگر کوئی شخص اللہ تعالی کی اطاعت پر مستقیم اور نمازوں کا پابند ہو اور اس سے خودکشی جہالت کے سبب ہو جائے تو اس کے لئے اللہ تعالی سے معافی اور درگزری کی امید رکھی جا سکتی ہے –بے شک اللہ تعالی غفور رحیم ہے ۔

اور اگر اسے اس بات کا علم ہو کہ خودکشی حرام ہے لیکن اس نے خودکشی اس لئے کی تاکہ وہ کسی مشکل سے نجات حاصل کر سکے جس سے وہ تنگ آ چکا ہے تو خطرہ ہے کہ وہ اس وعید اور سزا کا مستحق نہ بن جائے جو کہ حدیث میں آئی ہے ۔

لیکن اس کے ساتھ ساتھ اگر وہ اللہ تعالی اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا اور اللہ تعالی کی توحید کا اقرار کرتا اور شرک سے بچا ہوا ہے تو وہ اللہ تعالی کی مشیت میں ہے اگر اللہ تعالی چاہے تو اسے معاف کر دے اور اگر چاہے تو اسے عذاب دے اور عذاب کے بعد وہ آگ سے ضرور نکل آئے گا-

ارشاد باری ہے :

اللہ تعالی شرک کو معاف نہیں کرتا اس کی علاوہ باقی جسے چاہے معاف کردیگا

اورفرمان نبوي ہے

<جس نے لاالہ الااللہ پڑھ لیا اوراس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو تووہ جہنم سے نکل آئے گا>

اوررہا یہ معاملہ کہ اس کی حالت غسل اور تجہیز وتکفین کے وقت اورجواس کے چہرے سے اچھائی ظاہر ہورہی ہے تووہ اچھے انجام اورحالت کے مانوس ہونے کی بناء پر ہے اوروہ اللہ کے ہاں معذوراور مغفور ہے لیکن یہ بات یقینی نہیں ہوسکتی کیونکہ ایسے معاملے زیادہ سے زیادہ خیر ہی کا فائدہ دے سکتے ہیں ۔

اوراگر خودکشی کرنے والا نمازی اور موحداور مسلمان ہو تواس کے لئے مغفرت کی دعا کی جاسکتی ہے کہ اللہ تعالی اس کے گناہ معاف کرے اوران گناہوں میں سے وہ گناہ بھی ہے جواس نے اپنے آپ کو قتل کرکے کیا ہے ۔

اورلیکن سوال میں جویہ کہا گیا اوراللہ تعالی نے اسے مارنے کی جو کیفیت اختیار کی ہے اس پر تنقید ہے اوریہ اللہ تعالی کی تقدیر پراعتراض کی ایک قسم ہے تواللہ تعالی ہی تقدیر کومقدر کرنے والااوروہی ہرچیز کا خالق ہے اورہرچیزاس کی تقدیر کے ساتھ ہے اوروہ حکمت والااورعلم والا ہے ۔

لیکن جواللہ تعالی کی شریعت کے مخالف ہو تواس پر تقدیر کی حجت نہیں پکڑی جاسکتی اورجوکچھ اس جہان میں ہورہا ہے اورجاری ہے ان کی تقدیر کے معاملہ میں اللہ تعالی پراعتراض کرنا جائز نہیں اور تقدیراوراللہ سبحانہ وتعالی کی حکمت پرایمان لانا واجب ہے -.